فی الآخرۃ لمن الصالحین ۔ ترجمہ: اور ملت ابراہیمی سے تو وہی روگردانی کریگا جو اپنی ذات ہی سے احمق ہو اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو دنیا میں منتخب کیا اور اسی کی بدولت وہ آخرت میں بڑے لائق لوگوں میں سے شمار کیے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ملت ابراہیمی کی پسندیدگی اور اس کی عظمت اس حد پر ہے کہ جو اس سے منہ موڑے اس کو بارگاہ ایزد متعال سے سفیہ کے اقبح ترین لفظ سے خطاب کیا جاتا ہے اور پھر آپ کی برگزیدگی کے متعلق جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں وہ یہ ہیں کہ ہم نے ان کو برگزیدگی عطا فرمائی اب اس برگزیدگی کا علم خلوص نیت کے صلہ میں یوں ملتا ہے۔ کہ خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے دنیا میں صرف مسلمان ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے صرف نصاریٰ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صرف یہود ہیں لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مسلمان عیسائی یہودی سب ہی ماننے والے ہیں آخر اس برگزیدگی کا کچھ سبب بھی ہے؟ ہاں ہے یعنی بندہ منعم ہونا اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین ۔ یہ برگزیدگی اس طاعت کا صلہ ہے کہ ادھر حکم ہونے کی دیر تھی کہ فوراً عمل ہو گیا۔ (باقی)

ارکانِ اسلام

(از جناب مولانا ابوالطیب عبدالصمد صاحب حسین آبادی)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بات صراحت کے ساتھ بیان فرما دی ہے کہ "اسلام" کے ماسوا کوئی مذہب و ملت کوئی دین و مسلک اس کے نزدیک مقبول و پسندیدہ نہیں، ارشاد فرمایا وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ یعنی جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کریگا وہ ہرگز (اللہ کے نزدیک) مقبول نہ ہوگا" اور فرمایا وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ یعنی میں نے پسند کیا تمہارے واسطے اسلام کو دین"۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو مذہب اور جو طریقہ اسلام کے خلاف ہو وہ دین نہیں ہے اور اسلام کے علاوہ کوئی مذہب اور کوئی طریقہ پسندیدۂ خدا نہیں ہے بلکہ وہ تمام کا تمام مرضی الٰہی کے خلاف اور نامقبول ہے۔ اب یہ بات قابل غور ہے کہ اسلام کی حد اور جامع و مانع تعریف تو قرآن میں مذکور نہیں ہے پس ہمیں کیونکر معلوم ہو کہ اسلام کیا ہے اور کیا نہیں۔ اور اس کا حصول و وجود کن کن امور پر مبنی و موقوف ہے اور کیا کیا چیزیں اس کے ضد و منافی ہیں۔ اور وجوداً و عدماً اس کے اسباب و مواد کیا ہیں تاکہ غیر ادیان سے اس کی تمیز و تفریق کی جا سکے اور دیگر مذاہب و ملل کے مسائل و احکام اسلام کیساتھ ملتبس و مخلوط نہ ہوں اور نہ دوسرے ادیان و مذاہب کی باتیں یعنی عقائد و مسائل اس کے اندر جذب ہوں۔ یوں تو قرآن کریم میں ارکان اسلام اور فرائض و احکام بے شمار مواضع میں کہیں اجمالاً کہیں تفصیلاً مجتمع اور متفرق طور پر بیان کیے گئے ہیں لیکن احادیث نبویہ میں مزید توضیح و تشریح کے ساتھ یہ امور بیان ہوئے ہیں۔ چنانچہ ارکان اسلام کے متعلق متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور دیگر کئی صحابہؓ سے صحیحین اور سنن میں مرفوعاً روایت ہے کہ بُنِيَ الْاِسْلَامُ

علیٰ خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم رمضان والحج (بخاری ومسلم عن ابن عمرؓ) یعنی اسلام کی بنیاد پانچ امور پر رکھی گئی ہے (۱) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) ماہ رمضان کے روزے رکھنا (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔

یہ پانچوں امور مذکورہ اسلام کے اساس وبنیاد ہیں اگر ان میں سے ایک بھی بلا عذر فوت ہوا یا اس سے اعراض وانکار کیا گیا خواہ عملاً ہو خواہ اعتقاداً تو اسلام سرے سے معدوم ہوگا اور ان امور کے اقرار وعمل کے بغیر اللہ کے نزدیک ہرگز ہرگز اسلام صحیح ومقبول نہ ہوگا۔ انہی ارکان خمسہ کو دوسری حدیث میں اسلام فرمایا گیا ہے چنانچہ حضرت عمرؓ کی طویل حدیث میں جس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بصورت انسان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے اور آپ سے احکام ومسائل اسلام دریافت کرنیکا ذکر ہے مروی ہے کہ فقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتوتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت (بخاری ومسلم) یعنی جبرئیلؑ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر ایک خاص مودبانہ ہیئت سے بیٹھکر دریافت کیا کہ اے محمدؐ اسلام کی (حقیقت سے) مجھے خبر دیجئے آپ نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا ہے اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور روزہ رکھنا اور حج کرنا۔

حضرت ابوہریرہ سے ایک روایت ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاسلام ان تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئاً وتقیم الصلوٰۃ وتاتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان والحج والامر بالمعروف والنہی عن المنکر وتسلیمک علیٰ اھلک فمن انتقص شیئاً منھن فھو سھم من الاسلام یدعہ ومن ترکھن فقد ولی الاسلام ظھرہ (رواہ الحاکم) (ترغیب ترہیب ص۱۵ جلد ۳ مصری) ابوہریرہؓ کی اس حدیث میں ارکان پنجگانہ کے ساتھ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور اہل خانہ کو سلام کرنا بیان کیا گیا ہے جس سے ان تینوں امور کی اہمیت وعظمت ظاہر ہے اور مزید برآں یہ تاکید کی گئی ہے کہ ان جملہ امور مذکورہ میں سے کسی ایک کو بھی جو کوئی ترک کریگا وہ اسلام سے بالکل ہی رخصت ہوگیا۔ ایک اور روایت سے ثابت ہے کہ اسلام کے آٹھ حصے ہیں اور درحقیقت یہ آٹھوں حصے اسلام کے رکن اعلیٰ ہونے کی شان وحیثیت رکھتے ہیں گو ان میں سے بعض کا درجہ بعض سے بڑھکر ہے اور وہ سب مساوی نہیں ہیں لیکن سب اہم ترین ارکان ہیں۔ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاسلام ثمانیۃ اسھم الاسلام سھم والصلوٰۃ سھم والزکوٰۃ سھم والصوم سھم والحج البیت سھم والامر بالمعروف سھم والنہی عن المنکر سھم والجہاد فی سبیل اللہ سھم وقد خاب من لا سھم لہ رواہ البزار عن حذیفۃؓ (ترغیب ترہیب) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ اسلام کے آٹھ حصے ہیں (۱) اسلام (یعنی لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی شہادت) ایک حصہ ہے (۲) نماز ایک حصہ ہے (۳) زکوٰۃ ایک حصہ ہے (۴) روزۂ رمضان ایک حصہ ہے (۵) حج بیت اللہ ایک حصہ ہے (۶) امر

بالمعروف ایک حصہ ہے (۷) نہی عن المنکر ایک حصہ ہے اور جہاد فی سبیل اللہ ایک حصہ ہے۔ جس کے پاس اس میں کا ایک حصہ بھی نہ ہو وہ بالکل محروم و نامراد (اور اسلام سے تہی دامن ہے) یہ چند حدیثیں جو نقل کی گئیں ارکان اسلام کی تعیین وتبیین میں بہت واضح ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی حدیثیں موجود ہیں جن سے بعض دیگر اعمال کی اہمیت اور رکن اسلام ہونے کا ثبوت ہوتا ہے اور ان امور کا اسلام کے ساتھ گہرا تعلق ثابت ہوتا ہے بالخصوص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر حقیقت میں ایک جہاد اکبر ہے جو ہر فرد مسلم پر حسب قدرت وطاقت ولیاقت واہلیت فرض اور ضروری ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ایک روایت اس کی موید اس طرح پر مروی ہے عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس مروا بالمعروف وانھوا عن المنکر قبل ان تدعوا اللہ فلا یستجیب لکم وقبل ان تستغفر فلا یغفر لکم ان الامر بالمعروف والنھی عن المنکر لا یدفع رزقا ولا یقرب اجلا الحدیث رواہ الاصبھانی (ترغیب ترہیب) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! نیک کام کا حکم کرتے رہو اور برے کام سے منع کرتے رہو اس سے پہلے پہلے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور وہ تمہاری دعا کو قبول نہ فرمائے اور تم اس سے بخشش طلب کرو اور وہ تمہاری مغفرت نہ کرے بیشک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کسی رزق کو (جو اللہ کی طرف سے مقدر ہو چکا ہے) بند نہیں کر سکتے اور نہ موت کو قریب کر سکتے ہیں۔ میری اس مختصر تحریر سے یہ شبہ نہ کیا جائے کہ میرے نزدیک ارکان اسلام پانچ سے زائد ہیں۔ میرا مقصد یہ ہے کہ اسلام میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بڑی اہمیت ہے اور اسی اہمیت کی بنا پر فرائض کے ساتھ اس کا ذکر ہوا ہے۔ نیز یہ کہ آجکل بہت لوگ نماز، روزہ اور حج وغیرہ ارکانِ اسلام کی کچھ وقعت ومنزلت نہیں کرتے اور نہ سمجھتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو متنبہ اور آگاہ ہونا چاہئے کہ ان امور کی پابندی اور ان پر عمل درآمد کے بغیر اپنے آپ کو داخل اسلام سمجھنا بہت سخت دھوکے میں واقع ہونا ہے لہذا ایسی صریح غلطی سے بہت جلد خبردار ہونا اور باز آنا چاہئے۔ وما علینا الا البلاغ ؎

فریضۂ تبلیغ اور اسوۂ انبیا علیہم السلام

(از مولوی ابو شحمہ خاں متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

حضرات! دعوت الی الحق ہر مسلم شخص پر فرض ہے اس فریضہ کی ادائیگی میں خواہ کیسی ہی مصیبت کا سامنا ہو کتنی ہی سخت بندشیں عائد ہوں قلم اور زبان تقریر کے روکنے کیلئے مشکل سے مشکل قانون بنائے گئے ہوں لیکن بایں ہمہ اظہار حق میں کبھی پس وپیش نہ کرنا چاہئے اور اگر خاموش بیٹھ رہا تو یہ شخص عند اللہ بڑا ہی مجرم ٹھہرایا جائیگا۔ علانیہ طور سے بیان کر دینا چاہئے کہ اس گمراہی کا کیا حشر ہونے والا ہے۔ مسلم شریف کی مشہور حدیث ہے من رای